

223

سے نحو

پہرچہ

سوال نمبر: 1

دالف

عبادت

وَلَا يَتَنَتَّىٰ آتَىٰ لَابِحْضَلْ ذَلِكَ آتَى الْهَلَامُ الْآفِي حَضَن
 اِسْمِيْنَ اَخْذُصَا مُسْنَدُ وَالْآخِذُ مُسْنَدُ الْاَلِيهِ اَوْفِي حَضَن اِسْمِ
 مُسْنَدُ الْاَلِيهِ وَفِي مُسْنَدُ فَرْغِي اِسْمِيْنَ اَوْفِي حَضَن اِسْمِ
 وَ اِسْمِ خَاتِ التَّكْلِيبِ التَّنَائِي اَلْفِي اِسْمِ الْاَقْسَامِ
 التَّنَائِي يَذْكُرِي اِلَى يَسْتَبِي اَقْسَامِ

ترجمہ

اور نہیں حاصل ہو نا خلاصہ مگر دو اسموں کے ضمن
 میں کہ ان میں ایک مسند ہو اور دوسرا مسند الہ
 ہو گا ایک اسم (مسند الہ اور فعل (مسند) کے
 ضمن میں اور بعض نسخوں میں اَوْفِي حَضَن
 و اسم ہے پس بے شک ترکیب تنائی عقلی
 کلمہ کی تینوں قسموں کے درمیان چھ قسموں کی طرف
 پھر رہتی ہے

(ب) خلاصہ کی تعریف

وہ لفظ جو دو کلموں کو اسناد کے ساتھ

متضمن ہو جیسے ضرب زید

: ترکیب خلاصہ کی عقلی صورتیں چھ ہیں:

(1) دو اسموں سے جیسے زید عالم

(2) اسم اور فعل سے جیسے ضرب زید (3) دو فعلوں

سے (4) دو شرفوں (5) اسم اور شرف سے

(6) فعل اور شرف سے: درست صورتیں

: دو اسموں سے: اسم اور فعل: غلط صورتیں

دو فعلوں سے: دو شرفوں سے: اسم اور شرف سے

فعل اور شرف سے حاصل ہونے کے چھ صورتوں
میں سے دو صورتیں درست ہیں اور چار غلط ہیں
واجب، لایتنائی کی صرفی تحقیق

حیف و احد مذکر غائب فعل منفی مضارع
معلوم ثلاثی مزید فیہ ناخص یائی از باب تفعیل
سوال نمبر 2:

(الف)

معنی معنی لا اعراب کا مطلب: اعراب کو چاروں
والا معنی یعنی فاعلیت مفعولیت اور اضافت
عامل کی مثال

جیسے جائز زید میں لفظ لاء کامل کہ اسی کے ذریعے زید
کی فاعلیت حاصل ہوئی مترتّب زیداً میں منربب عامل
کہ اسی کے ذریعے زید کی مفعولیت حاصل ہوئی
مترتّب زید میں باء عامل ہے کہ اسی کے ذریعے
اضافت والا معنی حاصل ہوا

اعراب کی تشریف

اعراب وہ شرف یا اثر کت رہے جس کے باعث
مترتب کا اثر بدلے گا کہ ان صفات پر حوالہ
کرے جو یکے بعد دیگرے مترتب پڑ آتے ہیں

اعراب کی وجہ تسمیہ

اعراب کا معنی ہے اظہار اور ایضاح تو چونکہ
اعراب فاعلیت مفعولیت اور اضافت کی
وضاحت کرتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ
النباس سے محفوظ رکھتا ہے اس لیے اسے اعراب کہتے ہیں

(ب) مثنی و ملحقات مثنی کا اعراب

رفع الف کے ساتھ نفی اور خبری حالت یا ماقبل
ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جائز زید زیداً

۱۲۱

(ج)

تعارف مائن

نام عثمان گفت ابو عمر اور لقب جمال الدین
والد کا نام عمر پورا نام جمال الدین ابو عمر
بخران بن عمر
تاریخ پیدائش: آپ 570 ہجری میں شہر مصر
کی آستانہ کی چھوٹی سے بستی میں پیدا ہوئے
تحصیل علم: ابتدائی تعلیم خاپورہ میں حاصل کی
بعد ازاں اپنے دور کے ماہر اور ممتاز علماء و فضلاء سے
کسب فیض کیا اور پھر فن میں ممتاز مقام حاصل کیا
مشغلہ: پوری زندگی درس و تدریس اور تصنیف
کے میدان میں گزار دیئے ان کی تصانیف
بہت سی ہیں جن میں کاغذ کو اپنی ترتیب
اور اختصار کے اعتبار سے امتیازی مقام حاصل ہے
تاریخ وفات: پوری دنیا کو علم کی شمع سے روشن
کرائنے والا یہ آفتاب بالآخر 646 ہجری کو ہمیشہ
کے لیے غروب ہو گیا

تعارف شارح

نور الدین ابوالبرکات عبدالرحمن بن احمد
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی نسل سے ہیں
آپ نے 3 شعبان 817 ہجری میں شہر اسان
کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے آپ نے اپنے دور کے
ممتاز فضلاء سے علم حاصل کیا
سوانحی سوانحی میدان تصوف میں بھی اللہ تعالیٰ
نے انہیں ممتاز مقام عطا فرمایا تھا
درس و تدریس کے ساتھ شعر و شاعری میں
آپ کا شغف رہا اور کلیات جافی کے نام سے

(۱۵) ایک دیوان مرتب کیا جو مشہور ہے
میلان تصنیف میں خوب قلمی گھوڑے دوڑائے
اور تقریباً ۱۵ کتب آپ نے تصنیف فرمائیں
جن میں شہر حجازی کو ممتاز مقام حاصل ہے
جو انہوں نے اپنے صاحب زادے ضیاء الدین
یوسف کو لیے تصنیف فرمائی لیکن پوری دنیا
اس سے مستفیض ہو رہی ہے دین اسلام کی
روشنی پہلا تابوب آفتاب بالآخر ۱۵ عمر ۸۹۵
ہجری کو شہر پیرات میں ہمیشہ کے لیے
غروب ہو گیا

سوال نمبر ۳

(الف) علل تسخ کا مطلب

اس کا مطلب تسخ صرف کے نو اسباب جو درج ذیل ہیں
(۱) بدل جیسے زعفر (۲) وقف جیسے ارقم :
(۳) ثانیث جیسے زینب (۴) مضر جیسے رحمن :
(۵) محجہ جیسے ابراہیم : (۶) جمع جیسے مصابیح :
(۷) ترکیب جیسے معادیکرب (۸) وزن فعل جیسے
مشتہر (۹) الف تون زائدان جیسے عثمان

(ب) بدل کی تشریف

لفظ کا اپنے اصل معنی سے بدل جانا اور کوئی دوسری
صورت اپنا لینا جیسے زعفر

عدل دو قسموں پر تقابری تحقیقی پر تقسیم ہوتا ہے

عدل تحقیقی کی تشریف

اسم کے غیر منصرف پر ملے جانے کے علاوہ اس کی
اصل پر کوئی دلیل موجود ہو جیسے مثلاً

عدل تقدیری

اسم کے غیر مشرف پر بھی جانے کے علاوہ اس کے اصل پر کوئی دلیل موجود نہ ہو بلکہ اس کے اصل ضمنی کر لی گئی ہو جیسے عمر

(ج) **مشعر**

عَدْلٌ وَوَحْفٌ وَثَانِيَةٌ وَمُشَرَّفَةٌ

وَبُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ شَرْكَيبٌ

وَالثَّوْنُ زَائِلَةٌ مِنْ أَصْلِهَا الْفُ

وَوَزْنُ الْفَيْلِ وَهَذَا الْقَوْلُ تَقْرِيبٌ

سوال نمبر 4

(الف)

المرفوعات مرفوع کی جماعت ہے مرفوعہ کی نہیں ہے
کیونکہ مرفوع صفت ہے غیر مرفوع صفت ہے اور اس کا
مصدر صوف لفظ اسم ہے جو مذکر غیر دی ہے
الصقل ہے

عاملہ ہے کہ مذکر لا الصقل کی جماعت الف تاء کے ساتھ
آتی ہے واؤولون کے ساتھ نہیں آتی جیسے صافن گھوڑا
جو غیر ذی عقل ہے کی جماعت صافات آتی ہے
ہو ضمیر کا مرفوع

ہو ضمیر کا مرفوع مرفوع ہے جس پر مرفوعات
درالت کر رہے مرفوعات یا مرفوعہ نہیں ہوتی
راجع اور مرفوع میں مطابقت نہیں رہے گی
دوسری بات یہ کہ تھریف ماہیت کلیدی
ہوتی ہے جس پر مرفوع درالت کر رہا ہے
افراد میں جس پر جماع درالت کرتی ہے

(ب) فاعل کی تشریف

فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کی طرف متبدل ہو اس طرح کہ اس کے ساتھ قاطع ہو اس پر ورتج نہ ہو جیسے *مَنْزِلٌ زَيْدٌ*

تقدیم فاعل کی وجہ

چونکہ فاعل تمام مرفوعات کا اصل ہے اور اس کا اعلیٰ *خوی* ہونا ہے اس لیے اسے مقدم کیا ہے

(ج)

ترکیب اول کے جواز کی وجہ

پہلی ترکیب اس لیے جائز ہے کہ اس میں *مُتَلَاَمَةٌ* کی ضمیر کا مرتبہ زید ہے جو کہ فاعل ہے اور فاعل کا مرتبہ چونکہ مفعول سے مقدم ہونا ہذا رشتہ *اعتماد قبل الذکر* لازم نہیں آئے مگر صرف لفظاً آئے مگر اور بہ جائز ہے

ترکیب ثانی کے عدم جواز کی وجہ

دوسری ترکیب جائز نہیں کیونکہ دوسری ترکیب میں *مُتَلَاَمَةٌ* فاعل اور زید مفعول ہے *مُتَلَاَمَةٌ* کی ضمیر زید کی طرف لوٹ رہی ہے جو کہ لفظاً اور رشتہً دونوں طرح بعد میں ہے لہذا اس میں دونوں طرح *اعتماد قبل الذکر* لازم آ رہا ہے جو کہ جائز نہیں ہے